سوال

(108)عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہی ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ افراد ''مرابطین'' کہلاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں علم غیب حاصل ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ اورجو ان کے پاس جائے، یا ان کے بارے میں خاموش رہے (تردید نہ کرے) اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علم غیب اللہ تعالی کا خاصہ ہے۔ جو انسان غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہے، اس نے اللہ کی خصوصی صفت سے متصف ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس طرح خود کو اللہ کا شریک قرار دیا ہے۔ بسا اوقات اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی کو جس قدر چاہتا ہے غیب کی بات بتا دیتا ہے۔ اس کا رشاد ہے:

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ (الانعام ٦ ٥٩)

''غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں، انہیں صرف وہی جانتا ہے۔''

نیز ارشاد عالی ہے:

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ (النمل ٢٧ ٦٥)

''(اے پیغمبر!) فرمادیجئے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔''

اور فرمایا:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَإِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا (الجن ٧٢ ٢٦-٢٧)

''وہ غیب جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، مگر جس رسول کو (کچھ بتانا) پسند کرے تو اس (تک پہنچنے والے پیغام) کے آگے پیچھے نگران روانہ کرتا ہے۔''

ان آیات سے معلوم ہوا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی غیب جانتا ہے، اس کی مخلوق نہیں۔ پھر اس میں سے ان رسولوں کو مستثنیٰ کر دیا جن کو اس نے پسند فرمایا اور انہیں وحی کے ذریعے غیب کی جو باتیں چاہیں بتا دیں اور اس چیز کو ان کا معجزہ اور ان کی نبوت کی سچی دلیل بنا دیا۔ نجومی یا اس قسم کے دوسرے لوگ مثلاً جو کنکری پھینک کر، کتاب کھول کر، یا پرندہ اڑا کر غیب کا باتیں معلوم کر لینے کا دعوی کرتے ہیں اللہ کے پسندیدہ رسول نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں غیب میں سے کوئی بات بتائے۔ یہ افراد تو اٹکل اور جھوٹ کی وجہ سے اللہ پر جھوٹ باندھنے والے اور اللہ کے منکر ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے پاس (غیب کی کوئی بات پوچھنے کے لئے) جانا حرام ہے، وہ کافر ہیں۔ ان کے بارے میں اور ان کے پاس جانے والوں کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا جائز نہیں بلکہ ادائے امانت 'برائت ذمہ اور امت کی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ سب لوگوں کے سامنے سچی بات کھول کر بیان کر دی جائے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہ وَصَحْبِہ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۱۰۸۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 121

محدث فتویٰ